Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ۔ ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱/-

۲۷ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۲۴ تبلیغ ۱۳۳۱ ہش - ۲۴ فروری ۱۹۵۲ء | نمبر ۴۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۳ فروری مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج ٹمپریچر بھی ہو گیا ہے۔ اور بلڈ پریشر زیادہ ہے۔ جس سے دل میں گھبراہٹ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

کراچی ۲۳ فروری۔ یکم مارچ سے کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان نئی روزانہ فضائی سروس جاری ہو رہی ہے۔

پاکستان کا نیا دستور مرتب کرنے کے سلسلے میں تمام بنیادی کام مکمل ہو چکا ہے

صوبہ پرستی پاکستان کی سالمیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے، اگر اس کا جلد استیصال نہ کیا گیا تو یہ سخت نقصان کا موجب ثابت ہو گی (غلام محمد)

لاہور ۲۳ فروری۔ آج لاہور کارپوریشن نے گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد کی خدمت میں اہل شہر کی طرف سے سپاسنامہ خیر مقدم پیش کیا۔ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے عزت مآب نے بتایا۔ کہ نئے دستور کے سلسلے میں تمام بنیادی کام مکمل ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ پاکستان کے نئے آئین کی تدوین میں تاخیر اس لئے ہوئی ہے۔ کہ ہم دوسرے ممالک کی تقلید کرنا نہیں چاہتے۔ جو چیز ہمارے پیش نظر ہے وہ یہ ہے کہ نیا دستور اسلامی اصولوں پر مرتب ہو۔ سو اس کے لئے بہت تحقیق کی ضرورت ہے۔ دوران تقریر میں عزت مآب نے صوبہ پرستی کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہماری آزادی جو ابھی حال ہی میں حاصل کی گئی ہے۔ صوبہ پرستی جیسے مہلک رجحانات کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اگر صوبائی تعصب کا کلی استیصال نہ کیا گیا۔ تو یہ چیز ہمارے لئے سخت نقصان کا باعث ثابت ہو گی۔ مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ پاکستان تہیہ کر چکا ہے۔ کہ وہ کشمیر کے باشندوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کا حق دلا کر دے گا۔ دوران تقریر میں عزت مآب نے صوبہ پرستی کی لعنت سے قوم کو خاص طور پر خبردار کرتے ہوئے مزید فرمایا۔ صوبہ پرستی پاکستان کی سالمیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اس کا ہمیں جلد قلع قمع کر دینا چاہیئے۔ صوبہ پرستی اور فرقہ پرستی دونوں اسلام کے منافی ہیں۔ ان سے ہم جتنی جلدی چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔ اتنا ہی یہ ہمارے لئے بہتر ہو گا۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں دمشق پہنچ گئے

دمشق ۲۳ فروری۔ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں آج ہوائی جہاز کے ذریعہ بیروت سے دمشق پہنچے۔ آپ یہاں ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے بھی خطاب فرمائیں گے۔ کل آپ نے بیروت میں لبنان کے صدر۔ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ ہفتہ کے روز آپ قاہرہ روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں آپ حکومت کے مہمان کی حیثیت سے تین روز قیام فرمائیں گے۔ اس عرصہ میں آپ مصر کے وزیر اعظم علی ماہر پاشا نیز عزام پاشا اور صلاح الدین پاشا سے ملاقات کریں گے۔ ان مذاکرات میں سابق مصری سفیر مقیم برطانیہ عمرو پاشا اور اقوام متحدہ میں مصر کے نمائندے فوزی بے بھی حصہ لیں گے۔ مذاکرات کا مقصد برطانوی مصری جھگڑے کا حل تلاش کرنا ہے۔

کراچی سے کوئٹہ تک ایک نئی سڑک تعمیر کی جائے گی

سبی ۲۳ فروری۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین نے آج سالانہ دربار کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ترقیات کی سکیموں کی تفصیلات بیان کیں۔ اور بتایا کہ صنعت و حرفت۔ زراعت معاشرتی بہبود اور پانی کی فراہمی کے سلسلے میں حکومت اب تک کیا کر چکی ہے۔ اور مزید کیا کچھ کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ حکومت ان تمام مسائل کی طرف پوری توجہ دے رہی ہے۔ بالخصوص تعلیمی ترقی کے سلسلے میں متعدد پرائمری سکول کھولے جا چکے ہیں۔ نیز موجودہ سکولوں کو بھی بہتر بنانے کے سلسلے میں اقدامات کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں مزید بیس پرائمری سکول ابھی اور کھولے جائیں گے۔ استادوں کو اعلیٰ تربیت کے لئے بیرونی ممالک میں بھیجا جا رہا ہے۔ مستحق طلباء کو فراخدلی سے وظیفے دینے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ آٹھویں جماعت تک قرآن مجید کی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ صوبے میں سڑکوں کا جال بچھانے کے علاوہ کراچی سے کوئٹہ تک ایک نئی سڑک تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے لئے ضروری اخراجات کی منظوری دے دی گئی ہے۔ یہ سڑک قلات اور لاس بیلہ سے گزرے گی۔ آبپاشی کے طریقوں کو ترقی دینے کے لئے دو کروڑ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ پانی کی فراہمی کے لئے پائپ لائن ڈالنے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اس دربار میں مسز روز ویلٹ نے بھی شرکت کی۔ جو آج ہی کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچی تھیں۔ وہ چند گھنٹے کے قیام کے بعد کراچی واپس [illegible]

علماء اسلام کا لاہور میں ورود

لاہور ۲۳ فروری۔ اسلامی ممالک کے چھ علماء جنہوں نے اجتماع علماء اسلام کے حالیہ اجلاس میں شرکت کی تھی۔ آج صبح ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی سے لاہور وارد ہوئے۔ یہاں ان کا قیام دو روز رہے گا۔ ان میں ایران عراق الجیریا اور برما کے علماء شامل ہیں۔

لاہور ۲۳ فروری۔ مسز روز ویلٹ پیر کے روز لاہور پہنچ رہی ہیں۔

انڈونیشیا کی کابینہ مستعفی ہو گئی

معاہدہ تحفظ کے تحت امریکی امداد قبول کرنے کا شاخسانہ

جاکرتا ۲۳ فروری۔ انڈونیشیا کی کابینہ مستعفی ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم ڈاکٹر سکیمان نے صدر مملکت ڈاکٹر سوکارنو کو کابینہ کا استعفیٰ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اندرونی صورت حال کو بہتر بنانے اور معاہدہ تحفظ کے تحت امریکی امداد قبول کرنے کے مسائل سے نپٹنے کے لئے یہ ضروری خیال کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ وزارت مستعفی ہو جائے۔ ڈاکٹر سوکارنو نے استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ آج انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ وہ نئی صورت حال کے متعلق سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں سے کل بات چیت کریں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ وزیر خارجہ احمد سباجو نے معاہدہ تحفظ کے تحت امریکی امداد قبول کر لی تھی۔ جسے بعد میں حکومت نے مسترد کر دیا۔ چنانچہ اس بناء پر انہیں اپنے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا۔ پرسوں ان کے مستعفی ہو جانے کے بعد سے وزارتی بحران پیدا ہونے کا خدشہ محسوس کیا جا رہا تھا۔ بالآخر آج ساری کابینہ مستعفی ہو گئی۔

”تاریخ نویسی کا فن اور مسلمان“

ڈاکٹر عنایت اللہ کا مقالہ

لاہور ۲۳ فروری۔ آج تعلیم الاسلام کالج لاہور میں مجلس عربی کے زیر اہتمام ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب صدر شعبہ عربی گورنمنٹ کالج لاہور نے ”مسلم مورخین“ کے عنوان پر بزبان انگریزی مقالہ پڑھا۔ ڈاکٹر ٹی۔ اے قریشی پرنسپل اورینٹل کالج لاہور و صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی نے صدارت فرمائی۔ فاضل مقالہ نگار نے مسلمانوں کی تاریخ نویسی اس کے مختلف پہلوؤں اور خصوصیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس بارہ میں مسلمانوں کی شاندار روایات کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے مغربی مستشرقین کی عظیم الشان کاوشوں کو سراہا۔ جو انہوں نے اسلام کے تاریخی لٹریچر کی ترتیب و تدوین کے سلسلے میں اٹھائیں۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ تاریخ طبری کی مختلف مجلدات دنیا کے مختلف مقامات سے حاصل کی گئیں۔ اور اس کام پر قریباً ۸۵۰۰ پونڈ خرچ ہوئے صدارتی ارشادات کے بعد جائنٹ سیکرٹری مجلس عربی نے مجلس کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

کل ڈھاکہ میں صورت حال پرسکون رہی

ڈھاکہ ۲۳ فروری۔ آج یہاں صورت حال پرسکون رہی۔ اگرچہ دوکانداروں۔ سرکاری اور غیر سرکاری ملازموں نے مکمل ہڑتال کی۔ سڑکوں پر آمد و رفت بھی قریباً بند تھی۔ پولیس اور فوج کے دستے بدستور متعین ہیں۔ ریلوے ورکشاپ پر پکٹنگ کرنے والے مظاہرین پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ جس میں دو آدمی زخمی ہوئے۔ کرفیو کے اوقات آٹھ بجے رات سے پانچ بجے صبح تک کر دیئے گئے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ ع میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حفاظت مرکز کا بہترین موقعہ

درویش فنڈ اور جماعت کے مخیر احباب

جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کے موقعہ پر منعقدہ مجلس مشاورت میں نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے مشورہ سے یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ قادیان کے مقدس شعائر اللہ کی حفاظت کے سلسلہ میں ہونے والے ہنگامی اخراجات اس قدر زیادہ ہیں۔ کہ موجودہ بجٹ ان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس غرض کے لئے "درویش فنڈ" کے نام سے ایک نئی تحریک جاری کی جائے۔ جو جماعت کے صاحب استطاعت مخیر احباب تک محدود ہو۔ امید ہے کہ جملہ نمائندگان صاحبان نے اپنی اپنی جماعتوں کو اس تحریک سے آگاہ کر دیا ہوگا۔ اور عہدیداران جماعت اپنے اپنے حلقوں میں اس تحریک میں شامل ہونیوالے احباب کے وعدہ جات حاصل کر رہے ہوں گے۔ موجودہ غیر معمولی مالی مشکلات کے دور میں کہ حفاظت مرکز کے کثیر اخراجات ناگزیر ہیں اور اس امر کی ضرورت ہے کہ ذی استطاعت احباب زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے مرکز کے فنڈ کو مضبوط کریں۔ میں جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتا ہوں کہ اس تحریک میں شامل ہو کر اپنا قدم آگے بڑھائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ جماعتوں کے صدر صاحبان اور سکرٹریان مال کو چاہیئے۔ کہ وہ اس تحریک سے اپنی جماعت کو پوری طرح آگاہ کر دیں۔ اور صاحب استطاعت احباب کے پاس خاص طور پر وعدہ لینے کے لئے پہنچیں۔ اور اس تحریک میں شامل ہونے والے احباب کے وعدوں کی فہرستیں جلد مرکز میں روانہ کر دیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

درویش فنڈ میں وعدہ کرنے والے احباب

درویش فنڈ میں حصہ لینے والے احباب کی پہلی فہرست بغرض دعا ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے وعدہ جات پورا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور ان کی قربانی کا انہیں بہترین اجر بخشے۔ درویش فنڈ کی تحریک کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب جملہ جماعتوں کے سکرٹریان مال کو ارسال کیا جا چکا ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے احباب کو اس سے پوری طرح آگاہ کر دیں۔ "تا کوئی صاحب توفیق دوست اس تحریک میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے":-

(۱) محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد ۵۰/- لہ ۲ روپے ماہوار (۲) مکرم سیٹھ سید حسن صاحب کاچی گوڑا سکندرآباد ۳۰/- لہ روپے ماہوار
(۳) عبدالصمد صاحب چڑ چڑلہ " " -/۱۸ " " (۴) غلام قادر صاحب شرق سکندرآباد -/۱۳ ماہوار
(۵) بی نذیر احمد صاحب " " -/۱۰ " " (۶) سید جہانگیر علی صاحب " -/۶ ماہوار
(۷) مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب مظفرپور -/۳۰ روپے ماہوار (۸) مکرم سید اختر احمد صاحب پٹنہ -/۲۵ روپے ماہوار
(۹) " ملک محمد اسماعیل صاحب پٹنہ -/۳۰ روپے ماہوار (۱۰) مکرم حاجی بشیر احمد صاحب بجوپورہ -/۱۰ " "
(۱۱) " شیخ محمد لطیف صاحب کانپور -/۳۰ " " (۱۲) " احمد حسین صاحب حیدرآباد -/۱۰۰ یکمشت۔
(۱۳) ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب قادیان -/۱۵ روپے ماہوار۔

(ناظر بیت المال قادیان)

درخواست دعا:۔ میری بھانجی سکینہ بیگم اہلیہ کپتان عبدالحمید صاحب ابھی تک جانکی دیوی جمیعت سنگھ ہسپتال دفعہ ایبٹ روڈ پر داخل ہسپتال ہیں۔ بخار سے تو اب افاقہ ہو رہا ہے۔ احباب سلسلہ سے استدعا ہے۔ کہ عزیزہ سکینہ بیگم کی مکمل صحت عاجلہ اور کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار غلام مصطفیٰ از لاہور)

ربوہ میں یوم مصلح موعود کی تقریب

ربوہ ۲۰ فروری:- لوکل انجمن ربوہ کے زیر انتظام آج اہالیان ربوہ نے یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب منائی اور خدائے عز وجل کے ثنا خواں ہوئے جس نے ایک عظیم الشان وجود کے دنیا میں آنے کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی۔ اور پھر اس پیشگوئی کو واضح طور پر پورا فرمایا۔ اور پھر ہمیں یہ سعادت بخشی۔ کہ ہم اس مبارک وجود کے فیوض سے بہرہ ور ہو رہے ہیں

یوم مصلح موعود کو منانے کے لئے محلہ جات کے پریزیڈنٹ صاحبان اور مہتمم صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حسب ذیل پروگرام تجویز کیا۔

(۱) جلسہ (۲) کھیلیں

مجوزہ پروگرام کے مطابق تمام احباب اپنے اپنے محلہ کی مسجد میں جمع ہوئے۔ اور پونے نو بجے اشعار پڑھتے ہوئے مسجد مبارک میں پہنچ گئے۔

صبح نو بجے سے بارہ بجے تک مسجد مبارک میں زیر صدارت جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر امور عامہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی۔ اور بعد ازاں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صحت۔ درازیٔ عمر اور حضور کے مقاصد کے پورا ہونے کے لئے تمام مجمع نے اجتماعی دعا کی۔ یہ دعا حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کروائی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل مقررین نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

موضوع	مقرر
(۱) مصلح موعود کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا دعویٰ مصلح موعود	مکرم [illegible] جلال الدین صاحب شمس۔ صدر لوکل انجمن ربوہ
(۲) پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ہی ہیں	حضرت مفتی محمد صادق صاحب
(۳) حضرت مصلح موعود کے اسم بامسمیٰ ہیں	عبدالرشید صاحب مربیان
(۴) حضرت مصلح موعود کی اولوالعزمی	محمد شفیع صاحب اشرف جامعۃ المبشرین
(۵) حضرت مصلح موعود کی دنیا کے کناروں تک شہرت	راجہ نذیر احمد صاحب جامعہ
(۶) مصلح موعود کے نشان رحمت ہونے کا مطلب	ابو المنیر نور الحق پروفیسر جامعۃ المبشرین
(۷) مصلح موعود کے زمانے کی تعیین	مکرم جناب مولوی غلام باری صاحب سیف جامعۃ المبشرین
(۸) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مصلح موعود ہونے کے دلائل	مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ
(۹) مصلح موعود کا ذکر کتب سابقہ اور کتب اسلامیہ میں	جناب میر محمود احمد صاحب

ان تقاریر کے بعد جناب ابو العطاء صاحب نے "مصلح موعود کا زمانہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ اور احباب جماعت کو ان عظیم الشان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو ان پر اس زمانہ میں عائد ہو رہی ہیں۔ علاوہ ازیں جناب ثاقب صاحب زیروی اور عبدالسلام صاحب اختر نے نظمیں بھی پڑھیں۔ صدارتی تقریر پر یہ اجلاس ختم ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب تقاریر نہایت عمدہ اور دلچسپ تھیں۔ اور حاضرین نے شروع سے آخر تک نہایت دلچسپی سے جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ اس جلسہ میں اہالیان ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے اکثر احباب نے شرکت فرمائی جس کی وجہ سے جلسہ کی رونق بہت بڑھ گئی۔ اور جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ چونکہ چوہدری ظہور احمد صاحب صدر محلہ دارالرحمت۔ مولوی نورالدین صاحب منیر قائم مقام صدر محلہ دارالصدر جنوبی صدر صاحب محلہ دارالصدر شمالی کی طرف سے جلسہ کی رونق کو بڑھانے کے لئے پوری کوشش کی گئی تھی۔

صدقات

چونکہ حضرت مصلح موعود ایدہ الودود نے حال ہی میں جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ احباب جماعت یہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو تفسیر مکمل کرنے کی جلد توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ کہ حضور کو صحت کاملہ ہو۔ اس بات کے پیش نظر صدر مکرم [illegible] شمس صاحب صدر لوکل انجمن احمدیہ نے جملہ محلہ جات کے صدر صاحبان کو یہ ہدایت کی۔ کہ وہ جلسہ کے اختتام کے بعد اپنے اپنے محلہ کی طرف سے ایک ایک بکرا صدقہ کریں۔ اور حضرت مصلح موعود کی درازی عمر۔ صحت اور اس بات کے لئے کہ اللہ تعالیٰ حضور کے ذریعہ سے جلد تفسیر مکمل کرائے۔ دعا کریں۔ چنانچہ ہر سہ محلہ جات کی طرف سے صدر ان محلہ جات نے بکرے ذبح کئے اور دعائیں کی گئیں۔

کھیلیں

مصلح موعود کی پیشگوئی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے اور اس کے پورا ہونے پر جس قدر بھی خوشی منائی جائے کم ہے۔ اس لئے خوشی کا اظہار کرنے کے لئے کھیلوں کا پروگرام تجویز کیا گیا تھا۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ اچھلو اور کودو۔ اس لئے ایسی کھیلیں رکھی گئیں۔ جن میں اچھلنا اور کودنا پایا جاتا ہے۔ یعنی فٹ بال۔ کبڈی۔ والی بال چنانچہ ظہر اور عصر کے بعد پروگرام کے مطابق خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام تمام کھیلیں کھیلی گئیں۔ ان کھیلوں کا انتظام مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف معتمد خدام الاحمدیہ نے کیا۔ فجزاہ اللہ

(خاکسار ابو المنیر نور الحق پروفیسر جامعۃ المبشرین قائم مقام جنرل سیکرٹری ربوہ)

روزنامہ الفضل ـــــ لاہور
مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۲ء

اسلام اپنا خود محافظ ہے

کل ہم نے الفضل میں لکھا تھا۔ کہ احتفال العلماء اسلام جو ایسے اسلامی قوانین تعلیمات قرآن کریم کی روشنی میں مرتب کرنا چاہتی ہے۔ کہ جو اسلامی ممالک میں رائج کئے جا سکیں۔ وہ اسلام کے وسیع ترین اصولوں پر مبنی ہونے چاہئیں۔ اور ان میں کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے۔ جس سے مابین الفرق تنازعات کا باب کھلتا ہو۔ حکومت کے قوانین ایسے ہونے چاہئیں۔ جن میں کسی قسم کی ترجیحی یا اختلافی جھلک تک نہ ہو۔ اور جہاں تک سیاسی امور کا تعلق ہے۔ ہر خیال اور ہر مدرسۂ فکر کا مسلمان اپنے آپ کو مامون و مصئون محسوس کرے۔ ریاست کا کام کسی خاص فرقہ کی طرفداری کا رنگ نہ لئے ہوئے ہو۔ قانون میں سب مساوی اور برابر ہوں۔ اور حکومت کا انتظامی شعبہ سب کی حفاظت کا یکساں طور پر ذمہ دار ہو۔

اگر ایسا نہ ہوا۔ اور یہ قوانین کسی خاص فرقہ یا مدرسۂ فکر کے مطابق ڈھالے گئے۔ تو اس کا نتیجہ وہی ہوگا۔ جو ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں عیسائی فرق کی باہمی جنگ اقتدار سے ہوا۔ اور آخر کار بہت سے خون خرابہ کے بعد مغربی مفکرین کو دینی اور لادینی ریاست کی تقسیم کرنی پڑی۔ اور عقلیت اور مذہب کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا گیا۔ عقلیت تو ترقی کرتی رہی۔ اور عیسائیت کمزور اور بالکل بے دست و پا ہو کر رہ گئی۔ اور آخر مغرب میں سیکولرزم مقبول عام نظریہ بن گیا۔ جو آج الحاد پر جا کر منتج ہوا ہے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف مغربی دنیا الحاد کے چنگل میں پوری طرح آ گئی ہے۔ بلکہ اس تیندوے کی تاریں مشرق تک پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ اور اس کو بھی اپنے چنگل میں لینا چاہتی ہیں۔

اسلام کو آج اس بے خدا تہذیب سے نبرد آزما ہونا ہے۔ اس لئے اگر اسلامی ممالک نے بھی یورپ کے عیسائی فرقہ وارانہ جنگ اقتدار کو دہرایا۔ تو یہاں بھی وہی نتائج مرتب ہوں گے۔ جو مغرب میں ہوئے۔ اور جیسا کہ آثار نظر آتے ہیں۔ یہاں بھی ایک دفعہ تو الحاد کا ہی دور دورا ہو جائے گا۔ اور اسلام بھی عیسائیت کی طرح محض ایک ناقابل عمل فلسفہ بن کر رہ جائے گا۔

اسلامی ممالک کے فرائض اس وقت یہ ہیں۔ کہ وہ مغرب کی بے خدا اور الحادی تہذیب کے مقابلہ میں ہر طبیعت کے لئے ایک ایسا معاشرہ اور تمدن پیش کرے۔ جس کی بنیاد توحید باری تعالیٰ پر ہو۔ اور جو محض ایک نظریہ نہ ہو۔ بلکہ ایک ایسا لائحۂ زندگی ہو۔ جو عبادت سے لے کر نجی معاملہ میں زندگی کے مسائل کا حل پیش کرتا ہو۔ مگر جو صبغۃ اللہ سے مبرا نہ ہو۔

ہم نے دنیا کو یہ دکھانا ہے۔ کہ اسلام مادی ترقیات کی ضد نہیں ہے۔ بلکہ وہ ان مادی ترقیوں کو خدا پرست بنانا چاہتا ہے۔ اور مغرب کے بے خدا فلسفہ کی وجہ سے جو روحانی اقدار زائل ہو چکی ہیں۔ ان کو از سر نو زندہ کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اسلامی قوانین جو بنائے جائیں۔ اسلام کے وسیع ترین اصولوں پر مبنی ہوں۔ تاکہ اسلامی زندگی کے مختلف پہلو آزادانہ طور پر ترقی کر سکیں۔ اور ان کے راستہ میں کوئی روک حکومت کی طرف سے نہ ہو۔

ایک اور بات قابل غور یہ ہے۔ کہ اسلام کوئی قومی یا ملکی نظریہ نہیں ہے۔ یہ تمام قوموں اور تمام ملکوں کے لئے رحمت ہے۔ اس کے قوانین کسی خاص ملک کسی خاص قوم یا کسی خاص برّاعظم کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں کوئی ایسا قانون نہیں بنانا چاہیئے۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ یہ قانون صرف کسی خاص قوم اور خاص علاقہ کے لئے ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمات عالمگیر ہیں۔ اس لئے ان کی روشنی میں جو قوانین بنائے جائیں گے۔ وہ بھی عالمگیر قبولیت کے حامل ہونے چاہئیں۔ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں پر انحصار رکھتا ہے۔ اس کو کسی قوم کے قوت بازو کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ہم کوئی ایسا قانون نہ بنائیں۔ جو محدود قومی یا ملکی قانون کا رنگ رکھتا ہو۔

اسلام تمام انسانی بنائے ہوئے قوانین کو ایک چیلنج ہے۔ اور وہ سب ادیان پر غالب ہونے کے لئے آیا ہے۔ اظہار علی الدین کلہ اس کا مطمح نظر ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ کسی خاص مسلمان قوم کا غلبہ ہونا ہے۔ یا مسلمان قوموں کے کسی اجتماع کا غلبہ ہونا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمام دنیا کے ادیان اور فلسفوں پھر تمام انسانی بنائے ہوئے لائحہ ہائے زندگی کے مقابل میں اسلام کو غلبہ حاصل ہونا ہے۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ اسلامی ریاست کا کوئی قانون ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو اسلام کے اس مقصد اور اس غلبہ کے منافی ہو۔

افسوس ہے کہ احتفال العلماء اسلام کی اس کانفرنس میں یہ بھی سفارش کی گئی ہے۔ کہ اسلامی ممالک میں غیر اسلامی ادارے بند کر دیئے جائیں۔ یہ سفارش ہمارے علماء کے احساس کمتری کا پتہ دیتی ہے۔ اگر اسلام ایسے ہی ہتھیاروں سے فتحیاب ہو سکتا ہے۔ تو اس سے بڑھ کر کمزور دین کوئی نہیں ہے۔ اور اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام میں دراصل ذاتی خوبی تو کوئی ہے نہیں بلکہ وہ اپنی حفاظت کے لئے اپنے گرد تلواروں اور حفاظتی قلعوں کی دیوار چاہتا ہے۔

جہاں تک غیر اسلامی اداروں کی سیاسی ریشہ دوانیوں کا تعلق ہے۔ بے شک یہ ضروری ہے۔ کہ اسلامی ممالک کو ایسے اداروں کی نگرانی کرنا چاہیئے۔ لیکن ایسے اداروں کو جبرًا بند کرنا جو خالص مذہبی ہیں نہ صرف یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہم اسلام کی ذاتی قوتوں سے ناامید ہیں۔ بلکہ یہ کہ ہم اسلام کے عالمگیر اور فطری دین ہونے کے بھی منکر ہیں۔ اور ہم خود معترف ہیں۔ کہ اسلام دوسرے ادیان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کوئی ایسا اقدام یقینًا اسلام کے راستہ میں سدِ سکندری ثابت ہوگا۔ اور اسلامی ممالک جو اپنے حدود کے اندر غیر اسلامی اداروں کو بند کریں گے گویا وہ دوسرے ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے راستے خود مسدود کر دیں گے۔ اگر اسلام کو کل ادیان پر غالب آنا ہے۔ تو اسے ادیان کے میدان کارزار میں آ کر اپنی برتری ثابت کرنا ہوگی۔ اسلام کوئی چھوئی موئی کا پودا نہیں ہے۔ کہ غیر اسلامی اداروں کے چھونے سے مرجھا جائے گا۔ ہمارا یہ اعتقاد علیٰ وجہ البصیرت ہے۔ جیسا کہ تعلیمات قرآنی کے صحیح فہم و ادراک کی بناء پر ہر مسلمان کا ہونا چاہیئے کہ اسلام ہر میدان میں تمام ادیان پر بھاری ہے۔ اور تمام عقلیت اور تمام فلسفہ اور تمام ادیان مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ نے اپنے عمل سے اس کا ٹھوس ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اور نہ صرف اسلامی ممالک میں بلکہ خود کفر و شرک کے گڑھوں میں گھس کر اسلامی تعلیمات کی فوقیت ثابت کر دی ہے۔ عیسائی مشن نہ صرف غیر عیسائی ممالک میں اسلام کی ذاتی قوتوں سے لرزاں ہیں بلکہ یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے پادری بھی اب اس سے خم کھانے لگے ہیں۔ کتنی حیرت ہے۔ کہ آج ہمارے ان علماء کو یہ خوف دامنگیر ہے۔ کہ اسلامی ممالک میں غیر اسلامی ادارے خطرناک ہیں۔ ان کو بند کر دینا چاہیئے۔ حالانکہ ایک اسلامی عالم کی یہ شان ہونی چاہیئے۔ کہ وہ صرف قرآن کریم لے کر تن تنہا کفر و شرک کی دنیا سے لڑ جائے۔

جہاں تک اسلامی ممالک کی آزادی اور حق خود اختیاری کا سوال ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ ہر مسلمان کو جو ان ممالک میں رہتا ہے۔ چاہیئے کہ وہ ایسے متحدہ محاذ میں شامل ہو کر جو اسلامی ممالک کو اس سیاسی نصب العین کے حصول کے لئے بنایا جائے۔ اپنی جان تک لڑا دے۔ اور اس حد تک ان تمام علماء کی سعی جنہوں نے اس نقطۂ نظر سے احتفال العلماء اسلام کی کانفرنس میں حصہ لیا ہے مغتنم اور مشکور ہے۔ اور جن جذبات کا انہوں نے اظہار کیا ہے۔ نہایت قابل قدر ہیں۔ لیکن ہمارے علماء کو یہ احتیاط کرنا لازمی ہے۔ کہ وہ محض جذبات کی رو میں بہہ کر ایسی باتیں نہ کریں۔ اور ایسے اقدام نہ لیں۔ جو غیر اسلامی اقوام اور ممالک میں اسلام کے راستے مسدود کرنے کے مترادف ہوں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ اسلام کسی قوم یا کسی ملک کا مخصوص ورثہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام اقوام عالم اور تمام جہان کے لئے رحمت کا پیغام ہے۔ اور اس کے مجاہد کا کام اپنی قوم و ملک کے اندر بھی اور باہر بھی یکساں طور پر شرک و کفر کے مقابلہ میں نبرد آزما ہونا ہے۔

جلسۂ سیالکوٹ

مجھ سے آزادیٔ تقریر کا حق چھین لیا ... اس لئے نا؟ کہ کچھ اشرار بہل جائینگے!
اپنی تعداد کے برتے پہ اکڑنے والو! ... اکثریت کے یہ کس بل بھی نکل جائینگے
پاؤں کے نیچے سے جب آج زمیں نکلی ہے ... ہے غلط بات، وہ بدبخت سنبھل جائینگے
سنگباری کرو، دشنام دہی بھی کر لو ... ہم بہرحال دعا دیتے نکل جائینگے
اس خداداد حکومت کی مشیں کے پرزو! ... پرزے جو کام نہیں دیں گے بدل جائینگے
نہ سہی جلسہ مگر اُن کا کرو گے کیا تم ... شب کی آغوش میں جو نالے مچل جائینگے

میری تحریر بھی چاہو تو مٹا دو لیکن
اس سے کیا فیصلے تقدیر کے ٹل جائینگے

عبدالمنان ناہید

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود)

ہیگ (ہالینڈ) میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

ایک غیر مسلم کی ایمان افروز تقریر۔ ہالینڈ کے ۲ دو مزید شہروں میں اسلام کا چرچا

تبلیغی رپورٹ ہالینڈ مشن بابت دسمبر ۱۹۵۱ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس ماہ بھی گذشتہ کی طرح تبلیغ کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ لوگوں تک جلسوں۔ ملاقاتوں اور لٹریچر کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا جاتا رہا جس کی مختصر روئداد ہدیہ ناظرین الفضل کی جاتی ہے۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ

۱۱ دسمبر کو ہیگ کی مشہور عمارت ڈیون تاؤن میں حضرت نبی اکرمؐ کے سوانح حیات کے متعلق جلسہ کرنے کا تین مشہور اخباروں میں اعلان کروانے کے علاوہ پانچ صد احباب کو دعوت ناموں کے ذریعہ اطلاع کی گئی۔ چنانچہ اس جلسہ میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔ اس موقعہ پہ ایک غیر مسلم دوست بدھی پروفیسر کی خدمت میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک پہلو پہ تقریر کرنے کے لئے عرض کیا گیا تھا جس کو انہوں نے بخوشی منظور کرتے ہوئے جلسہ میں شرکت فرمائی۔

یہ جلسہ ۸ بجے سے ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ جس کی صدارت مسٹر زینو ڈیوں نے کی۔ سب سے پہلے محترم صدر صاحب نے اس جلسہ کی غرض وغایت بیان کی اور بتلایا کہ اس جلسہ کا مقصد غیر مسلم احباب کو حضرت محمد مصطفےٰؐ کا صحیح چہرہ دکھانا ہے تاکہ حضور علیہ السلام کے متعلق جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کی غلطی کھل جائے اور اسی لئے بعض غیر مسلموں کو بھی دعوت دی گئی ہے تاکہ وہ اپنے جذبات کا اس موقعہ پہ اظہار کر سکیں۔

صدارتی تقریر کے بعد خاکسار نے حضور علیہ السلام کے سوانح حیات پہ آدھ گھنٹہ تک تقریر کی جس میں حضور علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر وصال تک کے حالات بیان کرتے ہوئے حضورؐ کے اعلےٰ صفات کا تذکرہ کیا۔ جس میں معاندین اسلام کی شہادت بھی پیش کی کہ ان کے نزدیک حضرت نبی کریمؐ صدیق وامین تھے جو کہ آپؐ کے دعویٰ کی صداقت پہ ایک واضح دلیل ہے۔ اسی طرح حضورؐ کی کامیابی اور آپؐ کے دشمنوں کی ناکامی کے علاوہ حضورؐ کا اپنے دشمنوں کو معاف کرنا اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنے کو بھی پیش کیا گیا اور بتایا کہ حضور علیہ السلام نے ایسے اعلےٰ اخلاق کی صرف لفظوں ہی میں تعلیم نہیں دی بلکہ اپنے نمونہ سے بھی تعلیم دی ہے یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے متبعین ایک قلیل عرصہ میں کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے۔ آپؐ کو صرف ظاہری کامیابی ہی نہیں ہوئی بلکہ روحانی کامیابی بھی نصیب ہوئی ایسی کہ اور کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔

بعدہٗ مسٹر سسوتیا بدھی پروفیسر نے "حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا انسانی خیالات پہ اثر" کے موضوع پہ نہایت ہی پُرجوش اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت ہی خوشی کا اظہار کیا کہ آپ کو اس جلسہ میں تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ آپ نے بتایا حضرت محمدؐ (مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) نے آکر انسانی خیالات (نظر وفکر) کو ہی بدل دیا ہے۔ آپ نے مذہب کے متعلق اور ہی نظریہ پیش فرمایا۔ یعنی مذہب کا دلائل عقلیہ سے ثابت ہونا ضروری ہے اور یہ کہ مذہب میں انسان کو عقل وسمجھ سے کام لینا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ جس طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ بغیر دلائل اور عقل وفکر کے مذہب کو ماننا چاہیئے اس طرح آپؐ نے مذہب اور عقل کے درمیان اتحاد پیدا کر دیا ہے جو کہ آپؐ سے قبل کبھی نہیں ہوا۔ نیز آپ نے بتلایا کہ حضرت محمدؐ نے انسان اور خدا تعالےٰ کے تعلق کا بھی نیا نظریہ پیش کیا ہے۔ یعنی یہ کہ انسان خدا تعالےٰ کو عبادات وغیرہ کے ذریعہ پا سکتا ہے۔ اس طرح کہ انسان خدا تعالےٰ کے وجود میں محو ہو جاتا ہے۔ اسلام بعض دوسرے مذاہب کی طرح اس روحانی تعلق کو ناممکن قرار نہیں دیتا۔ نیز آپ نے بتلایا کہ اسلام روحانی ترقیات کی انتہائی منزل ہی بیان نہیں کرتا بلکہ وہاں تک پہنچنے کے ذرائع بھی بتلاتا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے حضرت محمدؐ (مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) جیسا نور بھیج کر ہمیں ان باتوں سے اطلاع بخشی ہے۔

ان کے بعد مولوی ابوبکر صاحب ایوب سماٹری مولوی فاضل نے "حضرت نبی اکرمؐ کے تعلق باللہ" پہ تقریر کی جس میں آپ نے بتلایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالےٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا جس کی وجہ سے حضور خدا تعالےٰ کے راستے میں ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے۔ اسی ضمن میں آپ نے حضور علیہ السلام کی عبادات ومجاہدات کا بھی مختصر پیرایہ میں ذکر کیا۔

ان کے بعد محترمہ زمرمن نے "حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام اور عورت" کے موضوع پہ نہایت ہی اچھی اور عام فہم الفاظ میں تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام کا وجود دراصل عورت کے لئے ایک خاص نعمت ثابت ہوا ہے۔ اسلام سے قبل عورت کی حیثیت زر خرید و فروخت غلام تھی۔ عورت کی حیثیت ایک ملکیت سے ذرا بھی زیادہ نہ تھی۔ اگر کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی تو وہ شرم سے پانی پانی ہو جاتا تھا۔ اس قدر عورت کی ذات سے نفرت پیدا ہو چکی تھی کہ بعض جگہ پہ عورتیں شوہر کے مرنے کے ساتھ ہی خودکشی کرنے پہ مجبور کی جاتیں۔ عورت کو جائداد بنانے کا حق حاصل نہ تھا۔ اسے ورثہ میں سے بالکل کوئی حصہ نہ ملتا تھا۔ لیکن حضور علیہ السلام کے ذریعہ عورت نے اپنی صحیح حیثیت حاصل کی ہے۔ عورت کی پیدائش اور مرد کی پیدائش ایک ہی جنس اور مادہ سے ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ عورت کسی گناہ کی سزا کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئی ہے۔ پسندیدہ مساوات صرف اسلام نے ہی قائم کی ہے۔ حضرت نبی اکرمؐ پہ ہزاروں رحمتیں ہوں اللہ تعالےٰ کی جن کے ذریعہ عورت کی صحیح عزت قائم کی گئی ہے۔ اس وقت اگرچہ دنیا تہذیب وتمدن میں انتہائی ترقی حاصل کر چکی ہے پھر بھی سوسائٹی میں اسے وہ مقام حاصل نہیں ہو سکا جو اسلام آج سے ساڑھے تیرہ صد سال قبل اسے عطا کر چکا ہے۔

آپ نے کثرت ازدواج پہ بحث کرتے ہوئے بتلایا کہ دراصل یہ بھی اسلام کی ایک فضیلت ہے اور عورت کے فائدہ کیلئے ہی ہے تاکہ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہو جیسا کہ یورپین ممالک میں مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اگر اس جگہ بھی کثرت ازدواج کی اجازت ہوتی تو آج جو مشکلیں یہاں پیش آ رہی ہیں نہ آتیں۔ آخر میں آپ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود پڑھتے ہوئے اور خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

تمام تقاریر نہایت سکون کے ساتھ سنی گئیں۔ بعد میں احباب نے نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ انہیں ایسے جلسہ میں شریک ہونے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے یہ جلسہ کامیاب رہا۔ اس پہ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس تثلیث کدہ میں جہاں حضورؐ پہ نعوذ کا نام نہایت ہی بُرے پیرایہ میں لیا جاتا تھا حضورؐ کے سوانح حیات پہ نہایت عمدہ پیرایہ میں تقاریر کی گئیں اور بہت سے لوگ اس سے متمتع ہوئے۔ بہت سے غیر مسلموں نے بعد میں بیان کیا کہ ہم تو حضرت محمدؐ کے متعلق اور قسم کی باتیں سنا کرتے تھے اور آج یہاں بالکل نئی باتیں سنی ہیں۔

اڑھائی گھنٹہ جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ بعد میں محترم صدر صاحب نے حاضرین کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ برخواست کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ عام

ا۔ "روٹرڈم" میں بھی اس ماہ ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا جس کے لئے روٹرڈم کے ایک مشہور اخبار میں اعلان کرانے کے علاوہ اشتہاروں اور خطوط کے ذریعہ احباب کو جلسہ کی اطلاع دی گئی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضری توقعات سے بڑھ کر تھی۔ مسٹر ڈیون نے خصوصیات اسلام کے موضوع پہ ایک گھنٹہ تک نہایت ہی شاندار تقریر کی۔ حاضرین نہایت ہی دلچسپی کے ساتھ تقریر کو سنتے رہے۔ آپ نے بتلایا کہ اسلام تمام مذاہب کی تکمیل ہے۔ گذشتہ صدیوں میں جو انبیاء تشریف لاتے رہے وہ بعض خاص اقوام اور خاص ممالک کی طرف پیامبر ہو کر تشریف لاتے رہے۔ نیز انہیں جو پیغام دیا جاتا رہا وہ بھی ان کے دائرہ عمل کی نسبت سے محدود حیثیت رکھتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا کہ

"مجھے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اس وقت تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے"

گذشتہ انبیاء کی تعلیم حقیقتاً ایک ہی پہلو رکھتی تھی۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم۔ مگر اسلام کی تعلیم تمام چیزوں پہ حاوی ہے۔ کوئی بھی ایسی دینی حقیقت نہیں جو اس نے بیان نہ کی ہو۔ علاوہ ازیں آپ نے بتلایا کہ اسلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی الہامی کتاب کامل ومکمل ہونے کے علاوہ مرور زمانہ کے باوجود اپنی صحیح اور اصلی حالت پہ قائم رہی ہے نیز یہ کہ اسلام کے بانی ایک مکمل عملی نمونہ ہیں جو کہ انسانی رہنمائی کے لئے از بس ضروری ہے۔ یہ چیز اور کسی مذہب کو بھی حاصل نہیں۔ گذشتہ انبیاء بھی اچھی تعلیمیں لے کر آئے تھے مگر وہ انہیں عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ اور اس طرح اپنے ماننے والوں کیلئے کوئی عملی نمونہ اپنے پیچھے نہ چھوڑا۔

آپ کی تقریر کے بعد احباب کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ بہت سے احباب نے سوالات کئے جن کے جوابات مکرم زبیر صاحب نہایت خوش کن طور پہ دیتے رہے۔ یہ سلسلہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا بعدہٗ جلسہ برخواست کیا گیا۔

(ب) ایک جلسہ "اوترفت" کیا گیا جس کا اعلان اخبار میں کرنے کے علاوہ بعض احباب کو خطوط وغیرہ کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ اگرچہ توقعات کے مطابق حاضری نہ تھی۔ مگر جو احباب تشریف لائے وہ نہایت ہی اچھے تعلیم یافتہ اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والے تھے۔ ایک ان میں سے لا کالج کے طالب علم بھی تھے۔ خاکسار نے پون گھنٹہ تک خصوصیات اسلام کے موضوع پہ تقریر کی جس میں عیسائی تعلیم کا اسلامی تعلیم سے مقابلہ کیا گیا اور بتلایا گیا کہ موجودہ زمانہ کیلئے صرف اسلام ہی مشعل راہ کا کام دے سکتا ہے عیسائیت موجودہ زمانہ کی گتھیوں کو سلجھانے کی اہلیت نہیں رکھتی۔

تقریر کے بعد حاضرین کو عام سوالات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ قریباً پون گھنٹہ تک سوالات وجوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ کا اثر اچھا رہا اور نئے دوستوں نے دوبارہ جلسہ میں تشریف لانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

پرچہ الاسلام

حسب دستور اس ماہ بھی پرچہ الاسلام شائع کیا گیا اور مقصد کے قریب دلچسپی لینے والے احباب کو بھیجا گیا۔ یہ پرچہ ڈچ گی آنا بھی بھیجا جاتا ہے۔ لوگ اس میں کافی دلچسپی لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب کا خط آیا کہ انہوں نے پرچہ اسلام پڑھا ہے اور یہ کہ انہیں وہ پرچہ باقاعدہ ارسال کیا جایا کرے۔ اس پرچہ میں قرآن مجید کی بعض

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

حضرت بابا نانک اور سکھ ودوان

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی گوجرانوالہ)

(۳)

گیانی پرتھیپال سنگھ نے اپنے مضمون میں یہ ثابت کرنے کی بھی ناکام کوشش کی ہے کہ حضرت بابا نانک صاحب نے مکہ معظمہ کے لوگوں کے سامنے یہ بات بھی کی تھی کہ قرآن مجید کی رو سے سر کے بال منڈانے ممنوع ہیں۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو سر پر کیس رکھنے چاہیں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ حضرت بابا نانک صاحب نے مکہ شریف کے سب سے بڑے قاضی اور وزیر اعظم قاضی رکن دین سے پنجابی زبان میں کہا:۔

"قاضی جی انسانوں کے بندے نہ بنو خدا کے بندے بنو۔ دیکھو تمہارا خدا "جٹا جوٹ" رہنے کے لئے قرآن مجید کے ۱۳ویں پارہ میں تمہارے لئے کیا حکم دے رہا ہے۔ اٹھو اور اسی طرح اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سناؤ"

(ترجمہ از اخبار اکالی جودھا و اخبار رنجیت ۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء)

اس کے آگے گیانی صاحب موصوف نے مکہ معظمہ کے وزیر اعظم سے یہ آیت پڑھوائی ہے:

"یایھا الذین آمنوا لیوم القیامة لسودنا اصلحا"

اور اس کا ترجمہ یہ بیان کیا ہے:۔

"یعنی۔ جب قیامت آئے گی۔ تو سب سے پہلے جنت الفردوس کا وارث ان لوگوں کو بنایا جائے گا جو "جٹا جوٹ" ہونگے اور خدا کی بنائی صورت کو توڑنے والے دوزخ میں جائینگے"

(ترجمہ از اخبار اکالی جودھا و "رنجیت" ۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء)

گیانی صاحب موصوف پر واضح ہونا چاہیئے کہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے یہ اُن کا خود ساختہ ہے۔ قرآن مجید سے اس کا قطعاً کوئی تعلق نہیں قرآن شریف کی بسم اللہ کی "ب" سے "والناس کی س" تک کوئی بھی ایسی آیت نہیں ہے۔ جس سے ان کے اس خیال کی تائید ہو سکے کہ سب سے پہلے وہ لوگ جنت کے وارث ہوں گے۔ جو سر پر بال کیس رکھتے ہیں اور سر منڈانے والوں کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ قرآن مجید کے ایک مقام پر نہیں بلکہ متعدد مقامات پر یہ نہایت واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائیں گے۔ اور حضور کے تمام احکامات کی صدق دل سے پیروی کریں گے۔ اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنا تن۔ من اور دھن نچھاور کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ ایسے صادق اور راستباز لوگ جنات الفردوس کے وارث ہوں گے۔ اور جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں کے منکر اور مکذب ہوں گے۔ نیز جو خدا کے دین کی اشاعت میں روکاوٹ پیدا کرنے کی ناکام سعی کریں گے۔ اور جنہیں دوسروں کا حق مارنے سے دریغ نہ ہوگا۔ ایسے لوگ دوزخ میں گرائے جائیں گے۔

گیانی صاحب کے علاوہ اور بھی بعض سکھوں نے اس قسم کی ناکام کوشش کی ہے کہ قرآن مجید میں سر پر بال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور سر منڈوانے سے رد کا گیا ہے۔ چنانچہ بھائی سیوا سنگھ آنجہانی نے اپنی ایک کتاب میں بیان کیا ہے:۔

"قرآن شریف میں مرقوم ہے:۔

واتموا الحج والعمرة للہ ط فان احصرتم فما استیسر من الھدی ولا تحلقوا رءوسکم

(سورۃ بقرۃ ع ۲۴ پ ۲)

"یعنی۔ حج اور عمرہ کو اللہ تعالےٰ کے لئے پورا کرو۔ پس اگر تم محصور ہو جاؤ تو دو جو قربانی میسر ہو سکے اور نہ منڈاؤ اپنے سروں کو"

(ترجمہ از کیش ص ۷۳)

بھائی سیوا سنگھ نے جو کچھ لکھا ہے۔ اور اس سے جو استدلال کیا ہے۔ وہ نامکمل اور قرآن شریف کی منشاء کے سراسر خلاف ہے۔ اگر آپ اس مکمل آیت کو پڑھ لیتے تو ان کی سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ حقیقت کے خلاف ہے۔ چنانچہ یہ مکمل آیت اس طرح ہے:۔

واتموا الحج والعمرة للہ ط فان احصرتم فما استیسر من الھدی ولا تحلقوا رءوسکم حتی یبلغ الھدی محلہ (سورۃ بقرع ۲۴ پ ۲)

یعنی۔ حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔ پھر اگر تم محصور ہو جاؤ تو جو قربانی میسر آسکے (وہ کردو) اور اپنے سروں کو اس وقت تک نہ منڈاؤ جب تک کہ تمہاری قربانی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے اس مکمل آیت کو پڑھ کر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس میں سر منڈانا ممنوع قرار دے کر کیس رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس میں صرف عارضی طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب تک حاجیوں کی قربانیاں قربانگاہ تک نہ پہنچ جائیں وہ اپنے سروں کو نہ منڈائیں۔ جس کے صاف معنے یہی ہیں کہ قربانیاں قربانگاہ تک پہنچ جائیں۔ تو پھر اپنے سر منڈا دیں۔ چنانچہ سکھ ودوانوں نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ حاجی لوگوں میں یہ رسم برابر چلی آرہی ہے کہ وہ احرام کے بعد اپنے سر منڈاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو میان کوشش ص ۶۷ (جیون گزال)

موجودہ سکھ ودوان قرآن مجید سے تو سر پر بال رکھنے کا جواز ثابت کرنے کے فکر میں ہیں لیکن انہیں یہ یاد نہیں رہتا کہ اس معاملہ میں گورو گرنتھ صاحب ان کا ساتھ نہیں دیتا۔ جہاں تک میں نے گورو گرنتھ صاحب اور دوسری سکھ کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ عقیدہ کہ کیس رکھنے کے بغیر خدا نہیں ملسکتا۔ اور جو لوگ سر منڈاتے ہیں۔ وہ نجات حاصل نہیں کرسکیں گے گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے کوئی سکھ ودوان گورو گرنتھ صاحب کے ۱۴۳۰ صفحات میں سے ایک سطر بھی ایسی پیش نہیں کرسکتا جو ان کے اس خود ساختہ عقیدہ کی تائید کرسکے۔ بلکہ اس کے خلاف گورو گرنتھ صاحب میں بہت کچھ لکھا ہوا موجود ہے۔ چنانچہ حضرت بابا نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"نرت مونڈ مونڈائی کیس"

(محلہ ا ص ۹۵۲)

سردار بہادر کاہن سنگھ صاحب نابھہ نے باباصاحب کے اس تول کے یہ معنے کئے ہیں:۔

"یعنی۔ حق نہ تو سر منڈانے سے حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ کیس رکھنے سے" (ترجمہ از میان کوش ص ۱۰۳۶)

گورو گرنتھ صاحب میں ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

کبیر پریت ایک سیو کئے آن دبدھا جائے
بھاویں لامبے کیس بھاویں گھر منڈائے (۲۵)

(سلوک کبیر ص ۱۳۶۵)

گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا شلوک کے پیش نظر بھائی گوردت سنگھ نے لکھا ہے:۔

"ایک خدا سے محبت کرنے سے "دبدھا" اور "دویت" مٹ جاتی ہے۔ پھر خواہ کوئی بیراگیوں کی طرح لمبے کیس بڑھالے اور خواہ دنڈی سنیاسیوں و مسلمانوں کی مانند اچھی طرح منڈ لے۔ ایک ہی بات ہے" ترجمہ از کیساں دی برکت ص ۲۳

مشہور سکھ اخبار نویس سردار امر سنگھ ایڈیٹر شیر پنجاب نے گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا شلوک کا ترجمہ مندرجہ ذیل الفاظ میں ۔۔ ہے:۔

"خدا واحد لاشریک سے محبت کرو۔ اور باقی جو عناد ہیں چھوڑ دو۔ جی چاہے تو لمبے کیس کرو۔ اور جی چاہے تو صاف منڈا دو" (تکذیب قادیانی ص ۱۳۰)

گورو گوبند سنگھ صاحب کا مندرجہ ذیل قول دسم گرنتھ میں موجود ہے:۔

دیس پھریو کر بھیس تپو دھن
کیس دھرے نہ ملیں ہر پیارے
(دسم گرنتھ ص ۳۲)

گورو گوبند سنگھ کے اس واک کے متعلق پنڈت نارائن سنگھ گیانی نے لکھا ہے کہ:۔

بہت سے متعصب لوگ اس کا پاٹھ کرتے ہیں "کر بھیس تپو دھن کے سدھرے گا دھن کی سدھرے پتی بھیس کر کے ملک میں پھر تا رہا۔ لیکن یہ پاٹھ غلط ہے اور ترجمہ بھی درست نہیں"

(ترجمہ از دسم گرنتھ مترجم ص ۱۵۲)

سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ فرماتے ہیں:۔

گورو صاحب کا سدھانت یہ ہے کہ صرف کیس رکھنے سے ہی خدا نہیں مل سکتا۔ جب تک کہ تن اور من کے ساتھ اس کا ذکر نہ کیا جائے

(ترجمہ از گورمت سدھاکر ص ۳۶)

بھائی گوردت سنگھ صاحب گورو گوبند سنگھ کے اس قول کی روشنی میں فرماتے ہیں:۔

"جس طرح بالوں کا منڈانا نامناسب اور قانونِ قدرت کے الٹ ہے اسی طرح بالوں کا رکھنا بھی مناسب نہیں۔

(ترجمہ از کیساں دی برکت ص ۲۲)

سکھوں کے مشہور و معروف بزرگ بھائی گورداس فرماتے ہیں:۔

"دال ودھائیاں جے ملے رتنے جٹاں بلاسی"

(وار ۳۶ پوڑی ۱۴)

یعنی خدا اور نجات اگر سر پر بال رکھنے سے مل سکے تو پھر بوہڑ کے درخت کو مل جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی "جٹاں" بہت لمبی ہوتی ہیں۔

ان تمام حوالہ جات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب۔ دسم گرنتھ اور واراں بھائی گورداس کی رو سے یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ کیس رکھنے والوں کو ہی خدا مل سکتا ہے۔ اور جو لوگ سر منڈاتے ہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی عبادت گذار اور پارسا کیوں نہ ہو۔ خدا اور نجات حاصل نہیں کرسکتے بلکہ ان میں یہ بات بالصراحت بیان کی گئی ہے کہ خدا خدا سے محبت کرنے کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوتا ہے۔ جو لوگ خدا کے پیارے اور عبادت گذار ہیں۔ ان کے لئے کیس رکھنا اور سر منڈانا یکساں ہے یہی اسلام کی تعلیم ہے۔

سکھ تاریخ سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں سکھوں میں سر منڈانے کا عام رواج تھا۔ بلکہ بعض سکھوں کے بچوں کے منڈن سنسکار گوردواروں میں بھی کئے جاتے تھے (ملاحظہ ہو گور پرتاپ سورج گرنتھ راس پہلی وانس ۲۶ اور وار تک سورج پرکاش ص ۸۶ وگور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۴ ص ۶۴ و ص ۶۵ وغیرہ)

اسکے علاوہ ۔۔۔۔۔۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گورو گوبند سنگھ نے بہج دھاری سکھوں کیلئے یہ حکم دیا ہے کہ وہ قینچی سے سر اور داڑھی کے بال درست کروالیا کریں۔ ملاحظہ ہو خالصہ دھرم شاستر ص ۱۲۹ و ۲۳۲ و بھگت رتناولی ص ۱۴۴ وغیرہ

پس بر تھیپال سنگھ نے تو یہ بیان کیا ہے کہ حضرت بابا نانک صاحب نے ملکہ معظمہ کے لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں کیس رکھنے کی تلقین کی تھی۔ مگر جنم ساکھی سے معلوم ہوتا ہے کہ بابا صاحب نے معظمہ کے حج کے لئے جا رہے لوگوں کے سامنے سر منڈانے کی تعریف کی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ آپ کے کلاہ پہننے پر شاہ شرف نے سوال کیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ:۔

جو منوآ مونڈے تب مونڈ ہنڈائے
بن من مونڈے جگت نہ پائے
مونڈ کاٹ گور آگے دھرے
من مت تیاگ گور مت سے ترے
مونڈ مونڈائے ہوئے سب رینا
سو بیراگی پرکھے گور بینا
مونڈ مونڈائے کی ایہہ گت بھائی
کو در لاگور موکھ مونڈ منڈائی
سواد سینہ مخاسب تجینگ
تو نانک ایہہ بدھ کلاہ پہرینگ

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۲۶ و اردو جنم ساکھی صفحہ ۱۲۳)

یعنی سر منڈانے سے قبل من کا مونڈنا ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے دل کی صفائی نہیں ہوتی۔ اپنا سر کاٹ کر گورو اور مرشد کے حضور پیش کر دے اور اپنی مرضی کو مرشد کی مرضی تابع کر دے۔ اور اس کے بعد سر منڈا دے اور خود بھی منڈا دے۔ یعنی عجز و انکساری کو اختیار کرے ایسا بیراگی مرشد کے کلام کی شناخت کر سکتا ہے یہ سر منڈانے کی حقیقت ہے۔ اور خال خال لوگ ہی اس مقام پر پہونچتے اور سر منڈاتے ہیں ہر قسم کے لطف کو چھوڑ کر نانک کہتا ہے کہ سر پر کلاہ پہننا چاہیئے

یاد رہے کہ جنم ساکھیوں کے بعد کے ایڈیشنوں میں جہاں اور کئی تبدیلیاں کر دی گئی ہیں وہاں بابا صاحب کے اس شبد میں ردو بدل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ کئی چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کرنے کے علاوہ "کو گور موکھ والا مونڈ منڈائی کو" "کو گور مکھ والا من منڈائی" میں اور "مونڈ منڈائے کی ایہہ گت بھائی" کو "من منڈائے کی ایہہ گت بھائی" میں بدل دیا گیا ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا مطبوعہ گورو خالصہ پریس امرتسر)

قادیان کے ایک درویش کا نکاح

خاکسار کے بھائی چوہدری بشیر احمد صاحب جو بحال درویش قادیان کا نکاح نسیم اختر بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم ساکن سوہاوہ ڈھلواں سے مورخہ ۲۸/۱۲/۵۱ کو مبلغ ۵۰۰/ روپے مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے حلقہ مسجد ج ربوہ میں پڑھا۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار مسعود احمد واقف زندگی (ہوڈی))

توسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو خطاب کیا کریں۔ (مینیجر)

وصایا:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۲۰۹ میں سید عبد الستار شاہ صاحب ولد حکیم محمد عبد اللہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ حال ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن چک ۲۴ جنب برانچ ڈاکخانہ براستہ چنیوٹ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری تنخواہ مع الاؤنس ۱۸۴/ روپے ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میں اپنی ماہوار تنخواہ میں سے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جی پی فنڈ اگست ۱۹۳۷ء سے جمع کروا رہا ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبد الستار شاہ موصی
گواہ شد: حکیم عبد الرحمن شاہ برادر موصی: گواہ شد ظہور احمد شاہ چلیوڑ (صدر)

وصیت نمبر ۱۳۲۸۸ محمودہ بیگم زوجہ بشیر احمد شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن میلسی سول ہسپتال ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس زیور طلائی آٹھ تولے نقرئی چالیس تولے موجودہ جن کی قیمت ۸۵۰/ روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں میرا مہر مبلغ ۲۰۰/ روپیہ بذمہ خاوند ہے اس کل جائداد ۱۰۵۰/ روپے کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامۃ: محمودہ بیگم موصیہ گواہ شد: بشیر احمد شاہ خاوند موصیہ ڈسپنسر سول ہسپتال میلسی ضلع ملتان گواہ شد: حکیم عبد الرحمن شاہ چک ۲۴ جنب

وصیت نمبر ۱۲۳۸۶ عبد الحمید ولد حسن الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ دواہی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن علیسو گیگا ڈاکخانہ چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد موجودہ وقت میں کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ غیر معین سالانہ آمدنی از صورت واہی پر ہے۔ جو کہ اندازاً مبلغ ۱۲۰/ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: عبد الحمید موصی: گواہ شد: اللہ رکھا علیسو گیگا
گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا سیالکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۳۲۹۷ محمد حیات ولد حسن محمد قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت پندرہ جون ۱۹۳۲ء ساکن احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ موضع شوک کلاں تحصیل و ضلع گجرات میں چھ بیگھہ اراضی میری ذاتی ملکیت ہے۔ اور یہ زمین بارانی و چاہی ہے۔ میرے اندازے کے مطابق اس زمین کی قیمت دو صد روپیہ فی بیگھہ ہے۔ اس لحاظ سے کل قیمت ۱۲۰۰/ روپیہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت اور اس کے علاوہ سندھ میں میں کاشتکاری کرتا ہوں۔ جس کی سالانہ آمد کا اندازہ مبلغ چار صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی اور مذکورہ اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد: محمد حیات موصی۔ گواہ شد: محمد اشرف احمد آباد۔
گواہ شد:- سید ولایت شاہ

وصیت نمبر ۱۳۲۸۵ مرزا نثار احمد ولد مرزا عبد الحق صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸½ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میں کالج میں پڑھتا ہوں۔ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ مجھے جیب خرچ کے طور پر فی الحال ۱۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ جو بھی میری ماہوار آمد ہوا کرے گی۔ تا زیست انشاء اللہ العزیز اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا میری وفات کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
العبد: مرزا نثار احمد ولد مرزا عبد الحق صاحب سرکاری وکیل کچہری سرگودھا۔ گواہ شد: مرزا عبد الحق سرکاری وکیل امیر جماعت احمدیہ سرگودھا گواہ شد حافظ مسعود احمد سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۳۰۰۶ محمد اسحق نثار ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۵۲/- روپے معہ الاؤنس ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد اسحق نثار موصی
گواہ شد: غلام محمد پریذیڈنٹ سیکرٹری جماعت گنج مغلپورہ
گواہ شد: نور محمد سیکرٹری وصایا گنج مغلپورہ

وصیت نمبر ۱۳۲۸۴ امۃ النصیر رشید بنت چوہدری رشید احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زیور مالیتی ۳۰۰/ روپیہ نقدی ۳۰۰/ روپیہ کل میزان ۶۰۰/ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے میرے والدین کی طرف سے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ کمی یا بیشی ہونے کی صورت میں اطلاع دیتی رہوں گی۔ متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: امۃ النصیر رشید موصیہ
گواہ شد: رشید احمد خان والد موصیہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کمالیہ ضلع لائلپور
" ایڈووکیٹ غلام احمد خان

وصیت نمبر ۱۳۱۱۹ سید احمد ولد چوہدری شہاب الدین صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال اراضی تعدادی ۲۰ بیگھہ بتفصیل ذیل دس بیگھہ چاہی اور دس بیگھہ بارانی واقعہ الیہ مذکورہ میں بلا شرکت غیرے ہے۔ جس کی موجودہ قیمت مبلغ ۴۰۰۰/ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس جائداد کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔
العبد: سید احمد پریذیڈنٹ جماعت گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: ماسٹر یعقوب علی بقلم خود گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۲۷۹ اللہ رکھا عرف عبد الکریم ولد جمال الدین صاحب قوم کشمیری شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈوگری گھمناں حال ربوہ محلہ الف۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ حسب ذیل ہے۔ دس مرلے زمین واقع محلہ دار الرحمت ربوہ میں ہے۔ جو کہ ہم دو بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ نیز میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اندازاً ۵۰/- روپے ماہوار ہے۔ اس جائداد اور آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: مسمی اللہ رکھا عرف عبد الکریم محلہ الف ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: عبد السلام بقلم خود گواہ شد: علی محمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۲۹۵ نواز علی ولد چوہدری دین محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن مانگا براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس وقت سالانہ آمدنی پر ہے۔ جو اندازاً ۱۰۰۰/ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اور میرے مرنے کے بعد جو جائیداد بھی ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد سالانہ ادا کرتا رہوں گا۔
العبد: نواز علی موصی مقام مانگا براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: غلام محمد ولد ملند خان مانگا " "
" خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۲۹۳ ثریا آصفہ زوجہ نصیر احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی مکان نمبر ۲۰ آریہ محلہ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں حق مہر مبلغ ۵۰۰/ روپیہ بذمہ خاوند ہیں۔ زیورات میں ہار ایک عدد اور نفیسیاں جوڑی وزنی سات تولے۔ انگوٹھی تین عدد وزن ۱½ تولہ ٹکہ ایک عدد ایک تولہ کانٹے دو جوڑی ۲ تولے بالیاں ایک جوڑی ½ تولہ کل ۱۲ تولے۔ کل موجودہ قیمت ۲۰۰۰/- روپے میں کل جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔
الامۃ: ثریا آصفہ موصیہ
گواہ شد: نصیر احمد خاوند موصیہ مکان نمبر ۲۰ جے آریہ محلہ راولپنڈی شہر
گواہ شد: شریف احمد راولپنڈی

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام :- بقیہ صفحہ (۴)

۔ کا ترجمہ اور تفسیر دینے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا ایک حصہ بھی دیا گیا - علاوہ ازیں بعض سوالات اور ان کے جوابات بھی تحریر کئے گئے - برادرم محترم مسٹر دیون نے پرچہ کی تیاری میں نہایت محنت سے کام لیا - اور بہت سا وقت آپ اس کے لئے دیتے رہتے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

بعض احباب کی طرف سے وقتاً فوقتاً کتب و رسائل کا مطالبہ آتا رہا - چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق انہیں بعض رسالہ جات ارسال کئے جاتے رہے -

ایمسٹرڈم کے ایک میوزیم کی لائبریری میں بھی بعض کتب رکھی گئیں تاکہ وہاں جانے والے لوگوں کی نظروں میں بھی پڑتی رہیں - ان کے بک ڈپو میں بھی بعض کتب فروخت کے لئے رکھی گئیں - اللہ کے فضل سے اس سے بہت سے لوگوں تک ہمارے مشن کا نام پہنچتا رہے گا۔

(۴) ملاقاتیں

ملاقاتوں کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچانے کا سلسلہ بدستور جاری رہا - احباب مشن ہاؤس پر بھی تشریف لاتے رہے اور ہم بھی احباب کو وقتاً فوقتاً ان کے ہاں جاکر ملتے رہے - چنانچہ اس ماہ قریباً پچیس احباب مشن ہاؤس پر تشریف لائے - جن کے ساتھ کافی دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا - اسی طرح مولوی ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل اور خاکسار دو نوں موقعہ ملنے پر مشن سے تعلق رکھنے والے احباب کے ہاں جا کر ان سے ملاقات کرتے رہے - اور کافی دیر تک ان کے ساتھ خیالات کا سلسلہ جاری رہا - اس طرح قریباً ۱۲۰ افراد کو مولوی ایوب صاحب ملے - اور دس بارہ احباب سے خاکسار کو ملنے کا موقعہ ملا - انفرادی تبلیغ کا سب سے زیادہ فائدہ یہ ہوتا ہے - کہ لوگوں کے خیالات سے بہت زیادہ واقفیت ہو جاتی ہے - اور ان کے بعض چھوٹے چھوٹے سوالات کے جوابات بھی آسانی کے ساتھ دیئے جا سکتے ہیں - جو کہ جلسہ عام میں ناممکن ہوتا ہے اور بعض سوالات احباب جلسۂ عام میں پوچھنے کی جرأت بھی نہیں کرتے -

خطوط کے ذریعہ بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا ہے بعض احباب مختلف مسائل کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے خطوط لکھتے رہے جن کے جوابات مشن کی طرف سے ارسال کئے جاتے رہے -

(۵) تبلیغی سفر

دو دفعہ ہم دونوں روٹرڈم ایک دوست کی دعوت پر ان کے ہاں گئے - اور ہر دفعہ کافی دیر تک سلسلہ تبلیغ جاری رہا - یہ دوست تھیوسافیکل سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں - مسئلہ تناسخ خاص طور پر زیر بحث آتا رہا - محترم ملک عمر علی صاحب بھی ایک دفعہ ساتھ تشریف لے گئے - اسی طرح ایک دفعہ خاکسار اور ملک عمر علی صاحب ایمسٹرڈیم اکیڈیمی کے ڈائرکٹر سے ملنے کے لئے گئے - قریباً ایک گھنٹہ تک ان سے گفتگو ہوتی رہی مولوی ابوبکر صاحب ایوب مولوی فاضل بھی ایک دفعہ ایمسٹرڈم تشریف لے گئے - اور بعض احباب سے ملاقات کی -

ڈچ زبان کے سیکھنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دی جاتی رہی - ہم دونوں ہر ہفتہ تین بار ایک استاد سے ڈچ سیکھنے کے لئے جاتے رہے علاوہ ازیں گھر پر بھی ڈچ زبان کا مطالعہ جاری رہا - اللہ کے فضل سے آہستہ آہستہ ڈچ زبان میں اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے قابل ہو رہے ہیں -

آخر میں احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست ہے کہ احباب اپنی خاص دعاؤں میں ہمیں یاد فرماتے رہیں - اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں خدمت دین سرانجام دینے کی توفیق بخشے - اور جلد از جلد اسلام کا جھنڈا مغربی دنیا کے گھر گھر میں لہرائے - وما توفیقنا الا باللہ العظیم

زمیندار کی غلط بیانی

اخبار زمیندار مورخہ ۲۱ فروری ۵۲ء میں گوجرانوالہ کی خبروں کے زیر عنوان کسی غلام رسول ولد لال محمد کی مرزائیت سے توبہ شائع ہوئی ہے - جس کے متعلق ہم صرف اتنا کہیں گے - لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

کیونکہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ میں آج تک اس نام اور ولدیت کا کوئی آدمی شامل ہی نہ تھا - اور اس طرح یہ توبہ نامہ بالکل غلط ہے - بلکہ برعکس اس کے بفضل خدا دو نئے دوست اسی مہینہ ہماری جماعت میں شامل ہوئے ہیں - اور جن میں ایک صاحب تو احرار کے سرگرم کارکن تھے - اور ان کی خلاف اسلام حرکات سے ہی بیزار ہو کر حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں - اور جن کا مقامی احراریوں کو بخوبی علم ہے

نوٹ :- یہ تردید بغرض اشاعت روزنامہ زمیندار کو بھی بذریعہ ڈاک بھیج دی گئی ہے -

(حفیظ عبد الرحمٰن صابر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

ایک ضروری اعلان

محلہ جات ب - س - ص - ط اور الف کے مقاطعہ گیران فوراً اپنے قبضے حاصل کرنے کا انتظام فرمائیں - (نائب وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری لڑکی صدیقہ نزہت کافی عرصہ سے بیمار ہے کمزور بہت ہو گئی ہے اور بیماری بڑھتی جا رہی ہے احباب میری بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں - (محمد صدیق کاتب الفضل)

(۲) مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں - احباب سے درخواست ہے کہ ان کی فراخ حالی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں - (نذیر احمد سیالکوٹی)

(۳) محترمی بزرگوارم حضرت حکیم عبد العزیز صاحب فیروز پوری کی دو لڑکیوں نے امسال میٹرک کا امتحان دینا ہے - احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرمائیں -

(۴) عزیزان اکرام الحق انعام الحق وزمان الحق اور قمر الحق پسران مکرم فضل الحق صاحب مصری شاہ مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں - حنیف نگر نوان کوٹ سے سلیم شاہد صاحب امتحان میٹرک میں امسال شامل ہو رہے ہیں - احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(۵) مکرم برادرم بابو عبد الرحمٰن صاحب کی اہلیہ محترمہ تا حال علیل ہی ہیں - احباب کرام شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں - (۶) مکرم خان صاحب شیخ جلال الدین صاحب کی اہلیہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں - احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا فرمائیں - (غلام محمد ثالث از لاہور)

(۷) چوہدری قمر الدین صاحب منیجر اشتہارات سائیکل سے گر پڑے تھے - اور ان کو چہرہ پر چوٹیں آئی تھیں - جن کی وجہ سے وہ صاحب فراش ہیں - دوستوں سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے - (منیجر الفضل لاہور)

(۸) میری اہلیہ عرصہ آٹھ دس ماہ سے ایک خطرناک بیماری سے علیل ہے - احباب کرام دعائے صحت فرمائیں - (شیخ رشید احمد آف شکرگڑھ حال دفتر تعلیم الاسلام کالج لاہور)

(۹) خاکسار کی اہلیہ اور عزیزم حبیب اللہ بازار صرافہ راولپنڈی مسلسل بیمار چلے آ رہے ہیں - ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے - (خاکسار رحمت اللہ لنڈا بازار لاہور)

(۱۰) عاجز کا لڑکا عمر قریباً دو سال - لبارضہ خسرہ و بخار سے بیمار ہے - احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں - (فضل الٰہی ارشد احمدی چنیوٹی حال مقیم - یونائیٹڈ ملز شکارپور سندھ)

(۱۱) مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی (وقف زندگی) متعلم جامعہ احمدیہ کان میں بعض عوارض لاحق ہونے اور بخار کی وجہ سے سخت بیمار ہیں - اور اب جینڈ روڈ کے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں - احباب سے درخواست ہے - کہ درد دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں - (خاکسار ایم - بی شاد - احمد نگر)

(۱۲) احباب جماعت سے ملتجی ہوں - کہ خاکسار کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں - کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کے بہن بھائیوں نیز رشتہ داروں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے (فیروز الدین الیکٹرک تحریک جدید ربوہ)

(۱۳) تین لڑکے اور ایک بھانجا امسال امتحان دینے والے ہیں مشتاق احمد مڈل کا اور اعجاز احمد و عبد الرؤف میٹرک کا اور لطیف احمد الیف - ایس - سی کا - ان کے لئے تمام احباب دعا فرمائیں (محمد اسمٰعیل احمدی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بٹھیلی ...)

دعائے مغفرت میرا اکلوتا بچہ نذیر احمد بعمر ۱۴ سال اچانک فوت ہو گیا ہے - احباب صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرمائیں - اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے - اور میرے گناہ معاف فرمائے

(خاکسار اللہ دتہ میر احمدی تروگڑی ضلع گوجرانوالہ)

مشرقی پنجاب میں بھیم سین سچر وزارت بنائیں گے

ان کی وزارت میں وزیر اعظم سمیت سات وزیر ہوں گے

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ توقع ہے کہ انتخابات کے بعد مشرقی پنجاب کی پہلی وزارت مسٹر بھیم سین سچر بنائیں گے ان کی وزارت میں وزیر اعظم سمیت سات وزیر ہوں گے۔

باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اسمبلی پارٹی اپنے لیڈر کا انتخاب متفقہ طور پر کرے گی۔ نیز کانگرس ہائی کمانڈ تشکیل وزارت کے وقت اس بات کا خاص خیال رکھے گی کہ اسمبلی پارٹی میں اس تفرقہ کا اعادہ نہ ہونے پائے۔ جس کی وجہ سے الیکشن سے قبل حکومت کو گورنری راج قائم کرنا پڑا تھا۔ نئی وزارت کی تشکیل اپریل کے پہلے ہفتہ میں ہوگی

حیدرآباد کیلئے گندم

حیدرآباد (سندھ) ۲۳ فروری۔ حکومت کی طرف سے حیدرآباد کے لئے گندم کا جو کوٹا موصول ہوا ہے اس میں دو ہزار بوریاں کلکٹر حیدرآباد نے شہری مسلم لیگ کے صدر کو دی ہیں تاکہ غرباء میں فروخت کی جائیں۔ سٹی لیگ کے صدر مسٹر فیض محمد سانڈل غرباء کو دس دس زور بیس بیس سیر کے خاص پرمٹ جاری کر رہے ہیں۔ یہ گندم صرف پرمٹ رکھنے والوں کو فروخت کی جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ گندم ۲۸/۸ روپے فی بوری کے حساب سے فروخت ہوگی۔ ایک بوری کا وزن اڑھائی من ہے۔ (استار)

روسی کارکنوں کی آمدنی کم سے کمتر ہوتی جا رہی ہے

نیو یارک ۲۳ فروری۔ اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن کی طرف سے ایک اقتصادی سروے شائع کیا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ روس کی صنعتی پیداوار میں سرعت کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن گذشتہ تیس ۳۰ برس سے وہاں کے باشندوں کو اپنی محنت کا بہت کم فائدہ مل رہا ہے کیونکہ دفاع اور دیگر اخراجات کے لئے حکومت کی ضروریات بڑھتی جا رہی ہیں۔

یہ رپورٹ صرف روس کے سرکاری اعداد و شمار اور تقریروں پر مشتمل ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ سال دفاعی اخراجات کی رقم اس کل رقم سے دو تہائی زیادہ تھی جو ۱۹۳۷ء میں روس کے تمام شعبوں میں خرچ ہوئی تھی۔ گذشتہ چند سالوں میں ہر سال کے دفاعی اخراجات ۱۹۴۰ء سے بہت زیادہ تھے اور ملک کی زیادہ تر آمدنی ان پر صرف ہوئی (استار)

دمشق ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ کی سوشل کمیٹی کے صدر محمود الاشمادی پاشا آئندہ ماہ کے شروع میں دمشق جائیں گے۔ توقع ہے کہ عرب مہاجر بچوں کی تعلیم پر گیارہ ہزار پونڈ کی رقم خرچ کرنے کے سلسلے میں حکام سے گفت و شنید کریں گے مذکورہ رقم عرب لیگ کی طرف سے محفوظ کر دی گئی ہے (م) توقع ہے کہ یونیسکو کی طرف سے بھی ان بچوں کی تعلیم کے لئے مالی امداد موصول ہو گی

وزیر اعظم مصر اور برطانوی سفیر کی متوقع ملاقات

برطانوی سفیر کو اپنی حکومت کی طرف سے مکمل ھدایات موصول ہوگئیں

لنڈن ۲۳ فروری۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ برطانوی سفیر مقیم مصر سر رلیف سٹیونسن اور وزیر اعظم مصر علی ماہر پاشا کی متوقع ملاقات سوموار کو ہوگی۔ ابھی سرکاری طور پر اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی

برطانوی سفیر کو اپنی حکومت کی طرف سے مکمل ہدایات موصول ہو چکی ہیں۔

ہمارے اطباء کو تحقیقات کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے

لاہور ۲۳ فروری۔ سردار عبد الحمید خاں دستی وزیر تعلیم و صحت نے اطبائے کرام کو تلقین کی ہے کہ انہیں ترقی کے اس دور میں حکومت سے طب یونانی کی افادیت تسلیم کرانے کے لئے طبی ریسرچ کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔

وزیر صحت نے جو آج شام آل پاکستان طبی کانفرنس کی طرف سے پیش کئے گئے سپاسنامے کے جواب میں تقریر کر رہے تھے کانفرنس کے مطالبات پر ہمدردانہ غور و خوض کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی فن محض حکومت کی سرپرستی سے نہ تو زندہ رہ سکتا ہے اور نہ صحیح معنوں میں ترقی کر سکتا ہے۔ الا یہ کہ اس فن سے متعلق لوگ اسے خود ترقی دینے کے لئے اکتساب و ایجاد کی نئی نئی راہیں تلاش نہ کریں۔

کانفرنس کے صدر حکیم سید علی احمد نیر واسطی نے آنریبل وزیر صحت کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

حضرت مسیح الموعودؑ۔ اور نظریہ جہاد

مندرجہ بالا موضوع پر تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کالج ہال میں ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ منصف صاحبان کے فیصلہ کے مطابق عبد الرشید صاحب انبالوی اوّل اور رفیق احمد صاحب ثاقب دوئم قرار پائے۔ کالج یونین دونوں طلباء کو مبارکباد پیش کرتی ہے۔

سیکرٹری کالج یونین لاہور

سورج کو گرہن لگنے پر ایٹمی ذرات کا مطالعہ کیا جائیگا

خرطوم ۲۳ فروری۔ سوموار کو جب سورج کو تین منٹ کے لئے گرہن لگے گا تو ۱۲ مختلف ممالک کے ایک سو سائنس دان ایسا مواد فراہم کرنے کی زبردست کوشش کریں گے جو ایٹمی تحقیق کے لئے بہت ہی اہم ہے۔ یہ سائنس دان خرطوم میں جمع ہیں کیونکہ یہاں گرہن کا بہترین نظارہ ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ سورج گرہن دیکھنے کے لئے دس لاکھ پونڈ کی مالیت کے آلات سے کام لیں گے۔

ایسی حرارت جو معمل گاہوں میں پیدا نہیں کی جا سکتی اس میں ایٹمی ذرات کا مطالعہ کرنے کیلئے بہترین موقع ہوگا۔ تین منٹ تک سورج کی خیرہ کن روشنی کی عدم موجودگی میں یہ مطالعہ سورج کی بیرونی سطح کو دیکھ کر کیا جائے گا۔

اس مطالعہ سے براڈ کاسٹنگ۔ نقشہ نویسی۔ موسمی اندازے اور طیاروں کے ڈیزائنوں کے لئے بہت قیمتی معلومات حاصل ہوں گی۔ (استار)

اسرائیل اور یونان میں بات چیت

پیرس ۲۳ فروری۔ ایتھنز میں مصر کے سفیر عدلی اندراؤس بے نے ان اطلاعات پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ اسرائیلی نمائندے یونانیوں سے بات چیت کر رہے ہیں کہ یونان اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرے یہ اطلاعات سفارتی حلقوں میں چکر لگا رہی ہیں۔ لیکن مصری سفیر نے صرف اتنا کہا کہ ایتھنز ایک ایسا اہم مرکز ہے جہاں مجھے اہم فرائض سر انجام دینے ہیں۔ (استار)

مدینہ منورہ کیلئے پانی صاف کرنیکا پلانٹ

مکہ معظمہ ۲۳ فروری۔ مدینہ منورہ میں پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے شاہ ابن سعود نے ایک پلانٹ لگانے کے لئے ۵۰ ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے جو ایک پانی صاف کرنے والے پلانٹ پر صرف کی جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب وزارت مالیات کو یہ ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ ان ٹھیکیداروں کے نام پر بنک میں اس رقم کا حساب کھول دیا جائے جو اس پلانٹ کو لگانے کا کام کریں گے۔ (استار)

انڈونیشی وفد بھارتی طرز انتخاب کا مطالعہ کرتا رہا ہے

جکارتہ ۲۳ فروری۔ جو مقامی حکام انڈونیشیا کے آئندہ انتخابات کے لئے انتظامات کر رہے ہیں۔ انہیں بھارت کے حالیہ عام انتخابات کے طریقوں اور فوائد کی تفصیلی رپورٹ بہم پہنچائی جائے گی۔ تاکہ اس سے استفادہ کر سکیں۔

یہ رپورٹ ایک خاص مشن نے مرتب کی ہے۔ جو خاص طور پر بھارتی انتخابات کا جائزہ لینے کے لئے بھارت گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس مشن کی رپورٹ کا انڈونیشیا کے انتخابات پر خاص اثر پڑے گا۔ (استار)

طبی امداد کیلئے ایک نئے ادارے کی تشکیل

نیو یارک ۲۳ فروری۔ ایک نئی تنظیم قائم کی گئی ہے جس کے تحت ہنگامی ضرورت کے وقت دنیا کے ہر حصے میں فوری طبی امداد کی جا سکے گی یہ ادارہ عالمی ادارہ صحت کے ساتھ مل کر کام کریگا وقتاً فوقتاً عالمی ادارہ صحت کی طرف سے مذکورہ ادارے کو مطلع کیا جائے گا کہ دنیا میں کس کس جگہ فوری طبی ادارے کی ضرورت ہے (استار)

دو احمدی نوجوانوں کا عزم انگلستان

ڈاکٹر عبد السلام صاحب سہیل بی۔ وی۔ ایس۔ سی آف سیالکوٹ اور شیخ عبد المجید صاحب ایم۔ ایس۔ سی آف لاہور بغرض حصول اعلیٰ تعلیم گورنمنٹ کی طرف سے ۲۵ ماہ حال کو بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔ بشیر احمد جی۔ ایس۔ سی انجنیئرنگ کالج لاہور

مجلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج لاہور

کے زیر اہتمام

مؤرخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۲ء بروز سوموار تین ۳ بجے بعد دوپہر کمرہ ۲ میں مسٹر اعظم الگ زئی ایم۔ اے لیکچرار اکنامکس آف پنجاب یونیورسٹی۔ پاکستان میں زراعت کے مستقبل کے موضوع پر مقالہ پڑھیں گے

ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ اختر۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی۔ صدر شعبہ اقتصادیات۔ پنجاب یونیورسٹی صدارت فرمائیں گے۔

موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات ضرور شرکت فرمائیں۔ (سیکرٹری)